AN-NISA

Journal of Islamic Study

VOL.1-NO.1-2026

ISSN-P

ISSN-e

والدین، رشتہ داروں اور کمزور طبقات کے حقوق :سورۃ النساء کی تعلیمات کا تحقیقی مطالعہ

THE RIGHTS OF PARENTS, RELATIVES, AND VULNERABLE GROUPS: TEACHINGS OF SURAH AN-NISA

Fatima Hoor

BS Student, Department of Islamic Studies, Minhaj university Lahore

ABSTRACT

This research examines the rights of parents, relatives, and vulnerable groups in the light of the teachings of Surah An-Nisa. The Qur'an presents a comprehensive framework of social justice, family responsibility, compassion, and protection of disadvantaged members of society. Surah An-Nisa particularly emphasizes kindness toward parents and relatives, protection of orphans, fair distribution of inheritance, rights of women, and assistance to needy and vulnerable people. The study adopts a qualitative and thematic approach to analyze relevant verses of Surah An-Nisa along with contemporary scholarly literature published between 2023 and 2026. The findings indicate that Islamic teachings establish the protection of vulnerable individuals as a collective moral and social responsibility. The Qur'anic guidance not only provides legal rights but also promotes compassion, dignity, equality, justice, and social responsibility. The study concludes that implementation of these teachings can contribute significantly to strengthening family relationships, protecting disadvantaged groups, reducing social injustice, and developing a balanced and responsible society.

KEYWORDS

Surah An-Nisa, Rights of Parents, Rights of Relatives, Vulnerable Groups, Orphans, Women's Rights, Social Justice, Islamic Teachings, Inheritance Rights, Family System, Human Dignity, Qur'anic Guidance

تعارف

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو انسان کی انفرادی، خاندانی، معاشرتی، اخلاقی اور معاشی زندگی کے لیے جامع رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ قرآنِ مجید میں انسانی حقوق کو بنیادی اہمیت حاصل ہے اور خصوصاً ان افراد کے حقوق کی حفاظت پر زور دیا گیا ہے جو معاشرتی، مالی یا جسمانی اعتبار سے کمزور ہوں۔ سورۃ النساء اس حوالے سے نہایت اہم سورت ہے کیونکہ اس میں خاندانی نظام، والدین، رشتہ داروں، یتیموں، خواتین، مسکینوں اور دیگر کمزور افراد کے حقوق کے بارے میں تفصیلی تعلیمات موجود ہیں۔ سورۃ النساء کی ابتدائی آیات میں انسان کو تقویٰ اختیار کرنے، رشتہ داری کے تعلقات کا احترام کرنے اور اللہ سے ڈرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ اس سورت کا بنیادی مقصد ایسا معاشرتی نظام قائم کرنا ہے جس میں کسی فرد کے ساتھ ظلم، ناانصافی یا حق تلفی نہ ہو۔ والدین کی خدمت، رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک اور کمزور طبقات کی مدد اسلامی معاشرے کی بنیادی ذمہ داریوں میں شامل ہیں۔والدین کے حقوق اسلامی تعلیمات میں انتہائی بلند مقام رکھتے ہیں۔ سورۃ النساء کی آیت 36 میں اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کا حکم دینے کے بعد والدین کے ساتھ نیکی کرنے کی ہدایت فرمائی اور اس کے ساتھ رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، پڑوسیوں اور دیگر افراد کے ساتھ حسنِ سلوک کا ذکر کیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ والدین کا احترام اور ان کے ساتھ حسنِ سلوک محض معاشرتی روایت نہیں بلکہ دینی ذمہ داری ہے۔ اولاد پر لازم ہے کہ وہ والدین کے ساتھ محبت، ادب، احترام اور خدمت کا معاملہ کرے، خصوصاً ان کے بڑھاپے اور کمزوری کے زمانے میں۔ اسی طرح رشتہ داروں کے حقوق بھی خاندانی نظام کے استحکام کے لیے بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ صلہ رحمی، باہمی تعاون، ضرورت مند رشتہ داروں کی مدد اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ خاندان کے اندر محبت اور اتحاد کو فروغ دیتا ہے۔سورۃ النساء میں کمزور طبقات کے حقوق کو بھی خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ یتیموں کے مال کی حفاظت، ان کے ساتھ انصاف، خواتین کے وراثتی حقوق، مسکینوں کی مدد اور محتاج افراد کے ساتھ حسنِ سلوک قرآن کی اہم تعلیمات ہیں۔ آیت 2 میں یتیموں کے مال کو ان کے حوالے کرنے اور ان کے مال میں خیانت سے بچنے کی ہدایت دی گئی ہے، جبکہ آیت 10 میں یتیموں کا مال ناحق کھانے والوں کے

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

لیے سخت وعید بیان کی گئی ہے۔ اسی طرح سورۃ النساء کی آیت 7 میں مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے وراثت میں مقررہ حصوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ تعلیمات اس بات کی واضح دلیل ہیں کہ اسلام کمزور افراد کے حقوق کو محض اخلاقی مسئلہ نہیں سمجھتا بلکہ ان کے مالی، قانونی اور معاشرتی تحفظ کو بھی ضروری اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو انسان کی انفرادی، خاندانی، معاشرتی اور اخلاقی زندگی کے تمام اہم پہلوؤں کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں انسانی حقوق، عدل و انصاف، حسنِ سلوک، باہمی تعاون اور معاشرتی ذمہ داریوں کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ قرآنِ مجید کی سورتوں میں سورۃ النساء کو اس حوالے سے خصوصی مقام حاصل ہے، کیونکہ اس سورت میں خاندانی نظام کے استحکام، معاشرتی انصاف، عورتوں کے حقوق، یتیموں کی حفاظت، والدین اور رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک اور کمزور و محتاج افراد کی کفالت کے بارے میں تفصیلی احکامات بیان کیے گئے ہیں۔ سورۃ النساء کا بنیادی پیغام یہ ہے کہ ایک صالح معاشرہ اسی وقت قائم ہوسکتا ہے جب اس کے افراد اپنے فرائض کو سمجھیں، دوسروں کے حقوق ادا کریں اور خصوصاً ان لوگوں کے ساتھ انصاف اور ہمدردی کا مظاہرہ کریں جو معاشرتی طور پر کمزور یا محتاج ہیں۔الدین انسانی زندگی میں سب سے اہم رشتوں میں شمار ہوتے ہیں۔ اسلام نے والدین کے ساتھ حسنِ سلوک، احترام، خدمت اور اطاعت کو نہایت اہم قرار دیا ہے۔ قرآنِ مجید انسان کو یاد دلاتا ہے کہ والدین نے اس کی پرورش، تربیت اور نگہداشت میں بنیادی کردار ادا کیا، اس لیے ان کے ساتھ نرمی، محبت اور احترام سے پیش آنا اولاد کی اہم ذمہ داری ہے۔ سورۃ النساء میں بھی والدین کے حقوق کو معاشرتی ذمہ داریوں کے وسیع تناظر میں بیان کیا گیا ہے۔ والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ صرف ان کی ضروریات پوری کرنے تک محدود نہیں بلکہ ان کے جذبات کا احترام، ان کی عزتِ نفس کا خیال، ان کی ضروریات میں تعاون اور بڑھاپے میں ان کی خدمت بھی اس ذمہ داری کا حصہ ہے۔ اسلامی معاشرے میں والدین کی قدر و منزلت خاندان کے اخلاقی استحکام کی علامت سمجھی جاتی ہے۔

اسی طرح اسلام نے رشتہ داروں کے حقوق کو بھی بہت اہمیت دی ہے۔ رشتہ داری انسانی معاشرت کا بنیادی حصہ ہے اور اس کے ذریعے خاندان کے افراد ایک دوسرے کے ساتھ تعاون، محبت اور ہمدردی کا تعلق قائم رکھتے ہیں۔ سورۃ النساء میں رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک اور ان کے حقوق کی ادائیگی پر زور دیا گیا ہے۔ رشتہ داروں کے ساتھ اچھا برتاؤ، ضرورت کے وقت مدد، مالی تعاون، خوشی اور غم میں شریک ہونا اور رشتوں کو قائم رکھنا اسلامی معاشرتی اخلاق کا اہم حصہ ہے۔ اسلام قطع رحمی، ناانصافی، حسد اور خود غرضی کی حوصلہ شکنی کرتا ہے، کیونکہ ایسے رویے خاندان کو کمزور اور معاشرے میں انتشار پیدا کرتے ہیں۔ اس لیے سورۃ النساء کی تعلیمات خاندان کے افراد کو باہمی محبت، تعاون اور ذمہ داری کا شعور فراہم کرتی ہیں۔

سورۃ النساء کی ایک نمایاں خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں کمزور طبقات کے حقوق پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ یتیم، مسکین، محتاج، عورتیں اور دیگر کمزور افراد ایسے طبقات ہیں جن کے حقوق کی حفاظت ایک اسلامی معاشرے کی بنیادی ذمہ داری قرار دی گئی ہے۔ خصوصاً یتیموں کے مال کے بارے میں قرآنِ مجید نے سخت احکامات دیے ہیں تاکہ ان کے حقوق غصب نہ کیے جائیں اور ان کے مال میں خیانت نہ ہو۔ یہ تعلیم اس بات کی واضح مثال ہے کہ اسلام معاشرے کے ان افراد کے تحفظ کو اہم سمجھتا ہے جو اپنی کمزوری یا کم عمری کی وجہ سے اپنے حقوق کا مؤثر دفاع نہیں کرسکتے۔ اسی طرح عورتوں کے حقوق، وراثت میں ان کے حصے اور ان کے ساتھ انصاف کے اصول بھی سورۃ النساء کے اہم موضوعات میں شامل ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں معاشرتی انصاف کا تصور صرف طاقتور افراد کے حقوق کے تحفظ تک محدود نہیں بلکہ کمزور افراد کو بھی مکمل قانونی، اخلاقی اور معاشرتی تحفظ فراہم کرتا ہے۔

سورۃ النساء میں عدل و انصاف کو بھی معاشرتی زندگی کی بنیادی بنیاد قرار دیا گیا ہے۔ قرآن انسان کو اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ وہ اپنے ذاتی مفادات، رشتہ داریوں اور معاشرتی تعلقات سے بالاتر ہوکر انصاف قائم کرے۔ کسی فرد کے ساتھ صرف اس لیے ناانصافی نہیں کی جاسکتی کہ وہ

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

معاشرتی طور پر کمزور ہے یا اپنے حق کا مطالبہ کرنے کی پوزیشن میں نہیں۔ اسی طرح کسی طاقتور شخص یا قریبی رشتہ دار کے مفاد میں کمزور کے حق کو نظرانداز کرنا بھی اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ اس اصول کے ذریعے سورۃ النساء ایک ایسے معاشرے کی تشکیل کی بنیاد فراہم کرتی ہے جہاں قانون اور اخلاق سب کے لیے یکساں ہوں اور ہر فرد کو اس کا جائز حق حاصل ہو۔

اسلامی معاشرت میں مالی حقوق بھی نہایت اہم ہیں۔ سورۃ النساء میں وراثت کے احکام، یتیموں کے مال کی حفاظت اور مختلف معاشرتی طبقات کے حقوق کے حوالے سے واضح رہنمائی موجود ہے۔ وراثت کے منظم احکامات نے خاندان کے اندر مالی ناانصافی کے امکانات کو کم کیا اور مستحق افراد کے حقوق کو محفوظ بنایا۔ خصوصاً عورتوں اور یتیموں کے مالی حقوق کا واضح تعین اس بات کی دلیل ہے کہ اسلام نے ایسے افراد کے تحفظ کو بنیادی اہمیت دی جو روایتی معاشرتی نظام میں اکثر اپنے حقوق سے محروم رہتے تھے۔ اس تناظر میں سورۃ النساء کا مطالعہ موجودہ معاشرے کے لیے بھی اہم ہے، کیونکہ آج بھی بہت سے خاندانوں میں وراثتی حقوق، والدین کی خدمت، رشتہ داروں کے ساتھ انصاف اور کمزور افراد کی کفالت جیسے مسائل موجود ہیں۔

عصرِ حاضر میں معاشرتی تبدیلیوں، مادہ پرستی، انفرادی مفادات اور خاندانی نظام میں کم ہوتی ہوئی وابستگی کے باعث والدین، رشتہ داروں اور کمزور طبقات کے حقوق کا موضوع مزید اہم ہوگیا ہے۔ بعض اوقات معاشی مصروفیات، خود غرضی اور معاشرتی رویوں کی تبدیلی کی وجہ سے بزرگ والدین نظرانداز ہوجاتے ہیں، رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات کمزور ہوجاتے ہیں اور یتیم، غریب اور محتاج افراد اپنے بنیادی حقوق سے محروم رہ جاتے ہیں۔ ایسے حالات میں سورۃ النساء کی تعلیمات انسان کو اس کی اخلاقی اور معاشرتی ذمہ داریوں کا احساس دلاتی ہیں۔ قرآن کی یہ ہدایات محض نظریاتی تعلیمات نہیں بلکہ عملی زندگی کے لیے ایک جامع اخلاقی نظام پیش کرتی ہیں جس میں خاندان کے استحکام، معاشرتی تعاون، مالی انصاف اور انسانی ہمدردی کو بنیادی مقام حاصل ہے۔

لہٰذا" والدین، رشتہ داروں اور کمزور طبقات کے حقوق :سورۃ النساء کی تعلیمات "کا موضوع اسلامی معاشرتی نظام کو سمجھنے کے لیے نہایت اہم ہے۔ اس تحقیق میں سورۃ النساء کی متعلقہ آیات کی روشنی میں والدین کے حقوق، رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک، یتیموں اور محتاجوں کے تحفظ، عورتوں کے مالی و معاشرتی حقوق اور عدل و انصاف کے اصولوں کا جائزہ لیا جائے گا۔ اس کے ساتھ یہ بھی واضح کرنے کی کوشش کی جائے گی کہ قرآنِ مجید کی یہ تعلیمات موجودہ معاشرے میں کس طرح خاندانی استحکام، معاشرتی یکجہتی، انسانی ہمدردی اور انصاف کے فروغ میں مؤثر کردار ادا کرسکتی ہیں۔ سورۃ النساء کی رہنمائی پر عمل کرتے ہوئے ایسا معاشرہ تشکیل دیا جاسکتا ہے جس میں والدین قابلِ احترام، رشتہ دار باہم مربوط، اور کمزور طبقات محفوظ و باعزت زندگی گزارنے کے قابل ہوں۔

تحقیق مقاصد

1۔ اس تحقیق کا پہلا مقصد سورۃ النساء کی روشنی میں والدین اور رشتہ داروں کے حقوق کا جائزہ لینا اور اسلامی خاندانی نظام میں ان حقوق کی اہمیت کو واضح کرنا ہے۔

2۔ دوسرا مقصد سورۃ النساء میں یتیموں، خواتین، مسکینوں اور دیگر کمزور طبقات کے حقوق اور ان کے تحفظ کے لیے دی گئی اسلامی تعلیمات کا تجزیہ کرنا ہے۔

3۔ تیسرا مقصد موجودہ معاشرے میں سورۃ النساء کی تعلیمات کی عملی اہمیت کو واضح کرنا اور یہ جاننا ہے کہ ان تعلیمات کے ذریعے خاندانی استحکام اور معاشرتی انصاف کو کس طرح فروغ دیا جا سکتا ہے۔

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

تحقیقی سوالات

1۔ سورۃ النساء کی روشنی میں والدین اور رشتہ داروں کے بنیادی حقوق کیا ہیں؟

2۔ سورۃ النساء کمزور طبقات، خصوصاً یتیموں، خواتین اور مسکینوں کے حقوق کے بارے میں کیا تعلیمات فراہم کرتی ہے؟

3۔ موجودہ معاشرے میں سورۃ النساء کی حقوق سے متعلق تعلیمات خاندانی استحکام اور معاشرتی انصاف کے فروغ میں کس طرح مددگار ثابت ہو سکتی ہیں؟

ادبی جائزہ

حالیہ علمی مطالعات سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآنِ مجید کا تصورِ سماجی انصاف انسانی وقار، مساوات، حقوق کی ادائیگی اور کمزور طبقات کے تحفظ پر قائم ہے۔2023ء کی ایک تحقیق میں قرآنی تصورِ سماجی انصاف کا جائزہ لیتے ہوئے اس امر کو واضح کیا گیا کہ قرآن معاشرے میں مساوی مواقع، انسانی حقوق اور وسائل کی منصفانہ تقسیم کو اہمیت دیتا ہے۔ سورۃ النساء کی تعلیمات اسی تصور کو خاندانی اور معاشرتی سطح پر عملی شکل دیتی ہیں۔ اس سورت میں والدین اور رشتہ داروں کے ساتھ نیکی کے ساتھ ساتھ یتیموں اور محتاج افراد کے حقوق کی حفاظت پر زور دیا گیا ہے۔ جدید مطالعات میں سورۃ النساء کو سماجی اصلاح، کمزور طبقات کے تحفظ اور ظلم کے خاتمے کے حوالے سے بھی اہم قرار دیا گیا ہے۔وراثت اور خواتین کے حقوق کے حوالے سے 2023ء تا2026ء کے مطالعات یہ ظاہر کرتے ہیں کہ اسلامی قانون نے خواتین اور دیگر وارثوں کے لیے واضح حقوق مقرر کیے ہیں، لیکن بعض معاشروں میں ان حقوق کے عملی نفاذ میں رکاوٹیں موجود ہیں۔ پاکستان کے تناظر میں ہونے والی تحقیقات میں خاندانی دباؤ، ثقافتی روایات، قانونی پیچیدگیوں اور حقوق سے متعلق کم آگاہی کو خواتین کے وراثتی حقوق کے حصول میں اہم رکاوٹوں کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اس تناظر میں سورۃ النساء کی تعلیمات نہ صرف مذہبی رہنمائی فراہم کرتی ہیں بلکہ موجودہ معاشرتی مسائل کے حل کے لیے بھی ایک اخلاقی اور قانونی بنیاد پیش کرتی ہیں۔

ادبی جائزہ

والدین، رشتہ داروں اور کمزور طبقات کے حقوق اسلامی معاشرتی نظام کے بنیادی موضوعات میں شامل ہیں، اور قرآنِ مجید نے ان حقوق کے تحفظ کو انسانی فلاح، خاندانی استحکام اور معاشرتی عدل کے ساتھ جوڑ دیا ہے۔ اس حوالے سے سورۃ النساء کا مطالعہ خصوصی اہمیت رکھتا ہے، کیونکہ اس سورت میں خاندان کے مختلف افراد کے حقوق، یتیموں کے مال کی حفاظت، عورتوں کے حقوق، وراثت کی تقسیم، رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک اور کمزور افراد کے ساتھ انصاف جیسے موضوعات کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق ایک مضبوط معاشرہ صرف معاشی ترقی یا سیاسی استحکام سے تشکیل نہیں پاتا بلکہ اس کی بنیاد ایسے اخلاقی اصولوں پر قائم ہوتی ہے جن کے ذریعے ہر فرد کو اس کا جائز حق دیا جائے۔ سورۃ النساء کی ابتدائی آیات میں انسانوں کی تخلیق اور باہمی رشتوں کی حقیقت بیان کرتے ہوئے تقویٰ، صلہ رحمی اور انسانی ذمہ داری کا احساس پیدا کیا گیا ہے۔ اس تناظر میں والدین کا احترام اور ان کے ساتھ حسنِ سلوک اسلامی معاشرتی اقدار کا بنیادی حصہ قرار پاتا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں والدین کی خدمت کو محض ایک اخلاقی خوبی نہیں بلکہ ایک اہم دینی ذمہ داری سمجھا گیا ہے، کیونکہ والدین انسان کی پرورش، تربیت اور شخصیت سازی میں بنیادی کردار ادا

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

کرتے ہیں۔ سورۃ النساء میں والدین کے ساتھ ساتھ رشتہ داروں، یتیموں اور محتاج افراد کے حقوق کا ذکر اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ اسلام خاندان کو ایک باہمی ذمہ داری کے نظام کے طور پر دیکھتا ہے، جہاں مضبوط افراد کمزور افراد کی مدد اور حفاظت کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔

اسلامی مطالعات میں یتیموں کے حقوق کو خصوصی اہمیت حاصل رہی ہے۔ سورۃ النساء کی آیات2 ،6 ، 10 اور دیگر متعلقہ مقامات میں یتیموں کے مال کی حفاظت، ان کے حقوق کی ادائیگی اور ان کے ساتھ ناانصافی سے اجتناب کی واضح ہدایات ملتی ہیں۔ مفسرین نے ان آیات کی تشریح کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا ہے کہ یتیم صرف مالی امداد کا مستحق نہیں بلکہ اسے عزت، تحفظ، شفقت اور مناسب تربیت بھی فراہم کی جانی چاہیے۔ یتیم کے مال میں خیانت کو قرآنِ مجید نے انتہائی سنگین جرم قرار دیا ہے، جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اسلامی نظام میں کمزور افراد کے مالی حقوق کو کس قدر اہمیت حاصل ہے۔ اس حوالے سے اسلامی فقہی لٹریچر یہ واضح کرتا ہے کہ یتیم کے مال کی نگہداشت امانت کے اصول پر ہونی چاہیے اور سرپرست کو اپنے ذاتی مفاد کے بجائے یتیم کے بہترین مفاد کو مقدم رکھنا چاہیے۔ اس تعلیم کا بنیادی مقصد ایک ایسا معاشرتی ماحول پیدا کرنا ہے جہاں کمزور اور بے سہارا بچے استحصال کا شکار نہ ہوں اور انہیں معاشرے میں باعزت مقام حاصل ہو۔عورتوں کے حقوق بھی سورۃ النساء کے اہم موضوعات میں شمار ہوتے ہیں۔ قدیم معاشرتی حالات میں عورتوں کو وراثت، مالی ملکیت اور خاندانی فیصلوں میں اکثر محرومی کا سامنا تھا، لیکن قرآنِ مجید نے عورت کے مالی اور معاشرتی حقوق کو واضح انداز میں تسلیم کیا۔ سورۃ النساء میں مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے وراثت کے مقررہ حصوں کا بیان اس بات کی بنیادی مثال ہے کہ اسلامی نظام نے خاندانی دولت کی تقسیم میں ایک باقاعدہ قانونی اصول قائم کیا۔ اسی طرح عورتوں کے مہر، نکاح اور مالی حقوق کے حوالے سے بھی واضح رہنمائی فراہم کی گئی ہے۔ اسلامی علمی لٹریچر میں اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ عورت کو محض خاندان کی تابع فرد کے طور پر نہیں بلکہ ایک باعزت اور حقوق رکھنے والی شخصیت کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے۔ سورۃ النساء کے مطالعے سے یہ تصور سامنے آتا ہے کہ خاندان کے اندر طاقت کے عدم توازن کو کم کرنے اور کمزور فریق کے حقوق کی حفاظت کے لیے واضح شرعی اصول ضروری ہیں۔ اس تناظر میں عورتوں کے حقوق کا تحفظ خاندانی نظام کے استحکام اور معاشرتی انصاف دونوں کے لیے بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔رشتہ داروں کے حقوق اور صلہ رحمی کے حوالے سے اسلامی لٹریچر میں بھی وسیع بحث ملتی ہے۔ اسلام رشتہ داری کو محض نسبی تعلق نہیں سمجھتا بلکہ اسے ایک اخلاقی اور معاشرتی ذمہ داری قرار دیتا ہے۔ قرآنِ مجید میں رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک، ان کی ضروریات میں تعاون اور ان کے حقوق کی ادائیگی کی ترغیب دی گئی ہے۔ سورۃ النساء کی آیت 36 میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ والدین، رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، قریبی اور دور کے ہمسایوں اور دیگر افراد کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم دیا گیا ہے۔ مفسرین کے مطابق اس آیت میں حقوق کی ترتیب اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ اسلامی معاشرت میں انسان کی ذمہ داریاں ایک وسیع دائرے پر مشتمل ہیں۔ انسان پہلے اپنے خالق کے حقوق ادا کرتا ہے، پھر والدین اور رشتہ داروں سمیت معاشرے کے مختلف طبقات کے حقوق کی ادائیگی کرتا ہے۔ اس تصور سے واضح ہوتا ہے کہ اسلامی معاشرہ انفرادی آزادی کے ساتھ اجتماعی ذمہ داری کو بھی ضروری قرار دیتا ہے۔ رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات مضبوط رکھنے سے خاندان میں تعاون، محبت، اعتماد اور باہمی مدد پیدا ہوتی ہے، جبکہ قطع رحمی اور خود غرضی خاندانی انتشار کا باعث بن سکتی ہے۔

اسلامی معاشرتی فکر میں عدل و انصاف کو بنیادی اصول کی حیثیت حاصل ہے۔ سورۃ النساء میں مختلف مقامات پر انصاف، امانت اور حقوق کی ادائیگی پر زور دیا گیا ہے۔ بالخصوص آیت 58 میں امانتیں ان کے اہل لوگوں تک پہنچانے اور لوگوں کے درمیان فیصلہ کرتے وقت عدل کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ اسی طرح آیت 135 میں انصاف پر مضبوطی سے قائم رہنے کی تعلیم دی گئی ہے، خواہ معاملہ خود انسان کے خلاف ہو یا والدین اور رشتہ داروں سے متعلق ہو۔ اس سے ایک اہم اصول سامنے آتا ہے کہ اسلامی انصاف ذاتی مفاد، رشتہ داری، دولت 12اور معاشرتی حیثیت سے بالاتر ہے۔ جدید اسلامی مطالعات میں بھی قرآن کے اس تصور کو معاشرتی انصاف کے بنیادی اصول کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ اگر معاشرے میں انصاف کا نظام مضبوط

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

ہو تو کمزور افراد کے حقوق محفوظ ہوتے ہیں، جبکہ ناانصافی کی صورت میں طاقتور افراد کمزور طبقات کے حقوق پر قابض ہوسکتے ہیں۔ اس لیے سورۃ النساء کی تعلیمات میں عدل صرف عدالتی یا قانونی معاملہ نہیں بلکہ روزمرہ خاندانی اور معاشرتی زندگی کا بھی بنیادی اصول ہے۔

مساکین، محتاجوں اور دیگر کمزور طبقات کے حقوق کے حوالے سے بھی اسلامی لٹریچر اس بات پر اتفاق کرتا ہے کہ معاشرے کے صاحبِ استطاعت افراد پر کمزور افراد کی مدد اور کفالت کی اخلاقی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ قرآنِ مجید نے مختلف مقامات پر مسکین، یتیم اور محتاج افراد کی مدد کی ترغیب دی ہے۔ سورۃ النساء میں بھی ان طبقات کو نظرانداز کرنے کے بجائے ان کے حقوق کا خیال رکھنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ یہ تعلیم معاشرے میں سماجی یکجہتی پیدا کرتی ہے، کیونکہ جب معاشی طور پر مضبوط افراد کمزور افراد کے ساتھ تعاون کرتے ہیں تو طبقاتی فاصلے کم ہوتے ہیں اور معاشرے میں باہمی اعتماد بڑھتا ہے۔ اسلامی معاشرتی نظام میں زکوٰۃ، صدقات، خیرات، وراثت اور باہمی تعاون جیسے اصول اسی وسیع تصور کا حصہ ہیں۔ اس تناظر میں کمزور طبقات کے حقوق کا تحفظ صرف حکومت یا کسی ادارے کی ذمہ داری نہیں بلکہ خاندان اور معاشرے کے ہر فرد کی اخلاقی ذمہ داری بھی ہے۔

وراثت کے احکام بھی سورۃ النساء کی سماجی تعلیمات کا اہم حصہ ہیں۔ سورۃ النساء میں وراثت کے حصوں کو واضح کرکے خاندانی املاک کی منصفانہ تقسیم کا اصول قائم کیا گیا۔ اسلامی علمی لٹریچر کے مطابق وراثت کے واضح احکام کا ایک بنیادی مقصد خاندان میں مالی تنازعات کو کم کرنا اور مستحق افراد کے حقوق کو محفوظ بنانا ہے۔ خاص طور پر خواتین، یتیموں اور دیگر وارثوں کے مقررہ حقوق کا تعین اس بات کی علامت ہے کہ اسلام نے خاندانی معیشت میں انصاف کو بنیادی اہمیت دی۔ معاشرتی سطح پر وراثتی حقوق کی خلاف ورزی ایک سنگین مسئلہ بن سکتی ہے، کیونکہ اس کے نتیجے میں خاندان کے کمزور افراد معاشی مشکلات کا شکار ہوسکتے ہیں۔ لہٰذا سورۃ النساء کی وراثتی تعلیمات نہ صرف مذہبی احکام کی حیثیت رکھتی ہیں بلکہ معاشرتی انصاف اور معاشی تحفظ کا بھی اہم ذریعہ ہیں۔

موجودہ دور کے مطالعات میں خاندانی نظام اور معاشرتی تبدیلی کے حوالے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ جدید معاشی، سماجی اور ٹیکنالوجی سے متعلق تبدیلیوں نے خاندانی تعلقات کی نوعیت کو متاثر کیا ہے۔ شہری زندگی، معاشی مصروفیات، ہجرت، انفرادی طرزِ زندگی اور معاشرتی اقدار میں تبدیلی کے باعث بعض معاشروں میں بزرگ والدین کی دیکھ بھال، رشتہ داروں کے ساتھ مسلسل رابطہ اور کمزور افراد کی اجتماعی کفالت کے روایتی طریقے کمزور ہوئے ہیں۔ ایسے حالات میں قرآن کی خاندانی اور معاشرتی تعلیمات کی معنویت مزید بڑھ جاتی ہے۔ سورۃ النساء انسان کو یاد دلاتی ہے کہ خاندان محض معاشی یا نسبی اکائی نہیں بلکہ حقوق و فرائض پر قائم ایک اخلاقی نظام ہے۔ والدین کی خدمت، رشتہ داروں سے تعلق، یتیموں کی حفاظت، عورتوں کے حقوق اور محتاج افراد کی مدد جیسے اصول موجودہ معاشرتی مسائل کے حل کے لیے اخلاقی بنیاد فراہم کرسکتے ہیں۔

ادبی جائزے سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ سورۃ النساء کی تعلیمات میں حقوق اور ذمہ داریوں کا باہمی تعلق نمایاں ہے۔ کسی شخص کو حق دینا دوسرے شخص کی ذمہ داری سے وابستہ ہے۔ والدین کے حقوق کے ساتھ اولاد کی ذمہ داری، یتیم کے مال کے ساتھ سرپرست کی امانت داری، عورت کے حقوق کے ساتھ خاندان کی ذمہ داری، اور رشتہ داروں کے حقوق کے ساتھ صلہ رحمی کا تقاضا موجود ہے۔ اس طرح اسلامی معاشرتی نظام صرف حقوق کا مطالبہ نہیں کرتا بلکہ ہر فرد کو اپنی ذمہ داری ادا کرنے کا پابند بھی بناتا ہے۔ یہی توازن ایک مستحکم اور منصفانہ معاشرے کی بنیاد بنتا ہے۔ اگر افراد صرف اپنے حقوق کا مطالبہ کریں اور دوسروں کے حقوق ادا نہ کریں تو معاشرتی نظام میں عدم توازن پیدا ہوجاتا ہے۔ سورۃ النساء اس عدم توازن کو ختم کرتے ہوئے حقوق اور فرائض دونوں کو ساتھ لے کر چلنے کی تعلیم دیتی ہے۔

مجموعی طور پر سابقہ اسلامی علمی و تفسیری لٹریچر کے جائزے سے معلوم ہوتا ہے کہ سورۃ النساء والدین، رشتہ داروں اور کمزور طبقات کے حقوق کے حوالے سے ایک جامع معاشرتی ضابطۂ اخلاق پیش کرتی ہے۔ اس میں انسانی عزت، عدل، امانت، صلہ رحمی، مالی تحفظ، وراثت، یتیموں کی کفالت اور

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

عورتوں کے حقوق جیسے متعدد پہلو باہم مربوط ہیں۔ سابقہ مطالعات میں ان موضوعات پر الگ الگ بحث ضرور ملتی ہے، تاہم ایک جامع مطالعہ جس میں والدین، رشتہ داروں، یتیموں، عورتوں اور دیگر کمزور طبقات کے حقوق کو سورۃ النساء کی مجموعی تعلیمات کے تناظر میں باہم مربوط کرکے موجودہ معاشرتی حالات سے جوڑا جائے، مزید تحقیق کا متقاضی ہے۔ زیرِ نظر تحقیق اسی ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے سورۃ النساء کی متعلقہ تعلیمات کا تجزیاتی مطالعہ پیش کرتی ہے اور اس امر کو واضح کرنے کی کوشش کرتی ہے کہ قرآنی ہدایات کس طرح خاندانی استحکام، معاشرتی انصاف، انسانی ہمدردی اور کمزور طبقات کے تحفظ کے لیے مؤثر رہنمائی فراہم کرتی ہی

ریقۂ تحقیق

اس تحقیق میں والدین، رشتہ داروں اور کمزور طبقات کے حقوق کے حوالے سے سورۃ النساء کی تعلیمات کا تفصیلی اور منظم جائزہ لینے کے لیے معیاری نوعیت کا تحقیقی طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ تحقیق کا بنیادی مقصد قرآنِ مجید، خصوصاً سورۃ النساء کی متعلقہ آیات، میں بیان کردہ حقوق، فرائض، عدل، مساوات، ہمدردی، معاشرتی ذمہ داری اور کمزور افراد کے تحفظ کے اصولوں کو سمجھنا اور موجودہ معاشرتی تناظر میں ان کی اہمیت واضح کرنا ہے۔ اس مقصد کے لیے بنیادی ماخذ کے طور پر قرآنِ مجید اور تفاسیر قرآن سے استفادہ کیا گیا، جبکہ ثانوی ماخذ کے طور پر مستند کتب، تحقیقی مقالات، اسلامی مطالعات اور متعلقہ علمی مواد کا مطالعہ کیا گیا۔ تحقیق میں سورۃ النساء کی ان آیات پر خصوصی توجہ دی گئی ہے جن میں والدین، رشتہ داروں، یتیموں، محتاجوں، خواتین اور دیگر کمزور طبقات کے حقوق اور ان کے ساتھ حسنِ سلوک کی تعلیمات بیان ہوئی ہیں۔ اس تحقیق میں معیاری/کیفی تحقیقی طریقۂ کار اختیار کیا گیا ہے، کیونکہ اس کا بنیادی مقصد والدین، رشتہ داروں اور کمزور طبقات کے حقوق کے بارے میں سورۃ النساء کی تعلیمات کو گہرائی سے سمجھنا، ان کی تشریح کرنا اور ان کے معاشرتی اثرات کا جائزہ لینا ہے۔ تحقیق کے لیے بنیادی ماخذ قرآنِ مجید، خصوصاً سورۃ النساء کو بنایا گیا ہے، جبکہ معاون ماخذ کے طور پر مستند تفاسیر، احادیثِ مبارکہ، اسلامی فقہ، متعلقہ کتب اور جدید تحقیقی مطالعات سے استفادہ کیا گیا ہے۔ سورۃ النساء کی متعلقہ آیات کا موضوعاتی مطالعہ کرتے ہوئے والدین کے ساتھ حسنِ سلوک، رشتہ داروں کے حقوق، یتیموں، مسکینوں، خواتین اور دیگر کمزور افراد کے تحفظ اور ان کے ساتھ عدل و احسان جیسے بنیادی اسلامی اصولوں کو نمایاں کیا گیا ہے۔ اس طریقۂ تحقیق کے ذریعے قرآنی تعلیمات کے مفہوم، حکمت اور معاشرتی اہمیت کو تفصیلی انداز میں سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے۔

مزید برآں، تحقیق میں موضوعاتی تجزیہ کا استعمال کیا گیا ہے، جس کے تحت سورۃ النساء کی متعلقہ آیات سے اہم موضوعات اخذ کیے گئے اور انہیں مختلف زمروں میں تقسیم کیا گیا، مثلاً والدین کے حقوق، رشتہ داروں کے حقوق، یتیموں کے حقوق، خواتین کے حقوق، محتاج افراد کی مدد، عدل و انصاف اور معاشرتی ذمہ داری۔ اس طریقے سے یہ واضح کیا گیا ہے کہ اسلام معاشرے کے کمزور اور محتاج افراد کے حقوق کے تحفظ کو کس قدر اہمیت دیتا ہے۔ تحقیق کا مقصد صرف قرآنی احکام کی وضاحت کرنا نہیں بلکہ ان تعلیمات کی موجودہ معاشرتی زندگی میں عملی افادیت کو بھی اجاگر کرنا ہے

تحقیقی ڈیزائن

اس ڈیزائن کے تحت سورۃ النساء کی متعلقہ آیات کا مطالعہ کرکے ان میں موجود بنیادی تعلیمات کو موضوعاتی انداز میں منظم کیا گیا۔ تحقیق میں پہلے والدین اور رشتہ داروں کے حقوق، پھر یتیموں اور خواتین کے حقوق، اور اس کے بعد دیگر کمزور طبقات کے حقوق کا جائزہ لیا گیا۔ آخر میں ان قرآنی اصولوں کو جدید معاشرتی حالات کے تناظر میں سمجھنے کی کوشش کی گئی۔ یہ تحقیقی ڈیزائن اس لیے موزوں ہے کیونکہ اس تحقیق کا مقصد عددی پیمائش کے بجائے قرآنی تعلیمات کے مفہوم، اہمیت اور معاشرتی اطلاق کو سمجھنا ہے۔ س تحقیق میں حاصل شدہ مواد کا کیفی اور موضوعاتی تجزیہ کیا گیا ہے۔ سب سے پہلے سورۃ النساء کی ان آیات کی نشاندہی کی گئی جو والدین، رشتہ داروں، یتیموں، خواتین، مساکین اور دیگر کمزور طبقات کے حقوق سے متعلق

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

ہیں۔ بعد ازاں ان آیات کے مفاہیم کا مستند تفاسیر اور اسلامی علمی مصادر کی روشنی میں مطالعہ کیا گیا۔ آیات سے حاصل ہونے والی معلومات کو مختلف موضوعات کے تحت منظم کیا گیا تاکہ تحقیق کے بنیادی سوالات کے جوابات واضح طور پر سامنے آسکیں۔ تجزیے میں خاص طور پر یہ دیکھا گیا کہ قرآنِ مجید افراد کو اپنے والدین اور رشتہ داروں کے ساتھ کس طرح کا رویہ اختیار کرنے کی تعلیم دیتا ہے اور معاشرے کے کمزور افراد کے حقوق کی حفاظت کے لیے کون سے اصول فراہم کرتا ہے۔

تجزیے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ سورۃ النساء میں معاشرتی عدل، انسانی احترام اور حقوق کی ادائیگی کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ والدین اور رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک، یتیموں کے مال کی حفاظت، خواتین کے حقوق کی ادائیگی اور محتاج افراد کی مدد جیسے احکامات ایک ایسے معاشرے کی تشکیل کی بنیاد فراہم کرتے ہیں جہاں طاقتور افراد کمزور افراد کا استحصال کرنے کے بجائے ان کے حقوق کی حفاظت کریں۔ اسی طرح تحقیق کے تجزیے سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ اسلام میں حقوق صرف قانونی ذمہ داری نہیں بلکہ اخلاقی، دینی اور معاشرتی ذمہ داری بھی ہیں۔ سورۃ النساء کی تعلیمات فرد کو اپنی ذاتی زندگی کے ساتھ ساتھ پورے معاشرے میں عدل، رحم، تعاون اور ذمہ داری کا مظاہرہ کرنے کی ترغیب دیتی ہیں۔مزید تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر سورۃ النساء کی ان تعلیمات کو عملی زندگی میں نافذ کیا جائے تو خاندانی تعلقات مضبوط، معاشرتی ناانصافی کم اور کمزور طبقات کا تحفظ بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ والدین کی خدمت، رشتہ داروں سے صلہ رحمی، یتیموں اور مساکین کی کفالت اور خواتین کے جائز حقوق کی ادائیگی معاشرتی استحکام میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس طرح ڈیٹا اینالیسس سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ سورۃ النساء کی تعلیمات ایک متوازن، عادلانہ اور ذمہ دار معاشرے کے قیام کے لیے جامع رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔

ڈیٹا کا تجزیہ

تحقیق میں جمع کیے گئے مواد کا موضوعاتی تجزیہ کیا گیا۔ سب سے پہلے سورۃ النساء کی ان آیات کی نشاندہی کی گئی جن میں والدین، رشتہ داروں، یتیموں، خواتین، مسکینوں اور دیگر کمزور طبقات کے حقوق بیان ہوئے ہیں۔ اس کے بعد متعلقہ آیات کے مفاہیم کو مختلف موضوعات میں تقسیم کیا گیا۔ ان موضوعات میں حسنِ سلوک، صلہ رحمی، عدل، مالی تحفظ، وراثت، یتیموں کی کفالت اور معاشرتی ذمہ داری شامل ہیں۔ جدید علمی مطالعات کا تقابلی جائزہ لے کر یہ معلوم کیا گیا کہ قرآنی تعلیمات موجودہ معاشرتی مسائل کے حل میں کس طرح رہنمائی فراہم کر سکتی ہیں۔ اس تحقیق کے لیے وضاحتی و تجزیاتی تحقیقی ڈیزائن اختیار کیا گیا ہے۔ اس تحقیقی ڈیزائن کے ذریعے موضوع" والدین، رشتہ داروں اور کمزور طبقات کے حقوق :سورۃ النساء کی تعلیمات "کا منظم اور گہرائی سے مطالعہ کیا گیا ہے۔ تحقیق میں بنیادی طور پر سورۃ النساء کی متعلقہ آیات کو مرکزِ تحقیق بنایا گیا ہے اور ان آیات میں بیان کردہ والدین، رشتہ داروں، یتیموں، خواتین، مساکین اور دیگر کمزور طبقات کے حقوق کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ مستند تفاسیر، احادیثِ مبارکہ، اسلامی کتب اور متعلقہ علمی و تحقیقی مواد سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ تحقیقی مواد کو موضوعاتی بنیادوں پر ترتیب دے کر ہر موضوع کے قرآنی احکامات، اخلاقی اصول اور معاشرتی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے۔

اس ڈیزائن کے تحت تحقیق میں دستاویزی اور متن پر مبنی تجزیہ (Documentary and Textual Analysis) بھی شامل ہے۔ سب سے پہلے سورۃ النساء سے متعلقہ آیات کا انتخاب کیا گیا، پھر ان کے مفاہیم کو مستند تفسیری اور اسلامی علمی مصادر کی روشنی میں سمجھا گیا۔ حاصل شدہ مواد کو مختلف موضوعات، مثلاً والدین کے ساتھ حسنِ سلوک، رشتہ داروں کے حقوق، یتیموں کے تحفظ، خواتین کے حقوق، محتاجوں کی مدد، عدل و انصاف اور معاشرتی ذمہ داری کے تحت تقسیم کیا گیا۔ اس تحقیقی ڈیزائن کے ذریعے یہ جاننے کی کوشش کی گئی ہے کہ سورۃ النساء کی تعلیمات فرد اور معاشرے کو کمزور طبقات کے حقوق کی ادائیگی، باہمی احترام، ہمدردی اور انصاف کا کس طرح پابند بناتی ہیں۔ آخر میں تمام موضوعات کا تقابلی اور تجزیاتی مطالعہ

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

کرتے ہوئے یہ واضح کیا گیا ہے کہ قرآنی تعلیمات ایک ایسے معاشرتی نظام کی تشکیل میں رہنمائی فراہم کرتی ہیں جس میں ہر فرد کے بنیادی حقوق محفوظ ہوں۔

تحقیقی نتائج

تحقیق کے پہلے اہم نتیجے سے یہ بات سامنے آئی کہ سورۃ النساء والدین اور رشتہ داروں کے حقوق کو اسلامی معاشرت کا بنیادی حصہ قرار دیتی ہے۔ والدین کے ساتھ نیکی، احترام اور خدمت کو دینی ذمہ داری قرار دیا گیا ہے، جبکہ رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک اور صلہ رحمی خاندانی اتحاد کے لیے ضروری ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ اسلامی خاندانی نظام صرف حقوق کا مجموعہ نہیں بلکہ محبت، ذمہ داری، تعاون اور باہمی احترام پر قائم نظام ہے۔دوسرے اہم نتیجے سے معلوم ہوا کہ سورۃ النساء کمزور طبقات کے حقوق کے تحفظ کے لیے مضبوط اصول فراہم کرتی ہے۔ یتیموں کے مال کی حفاظت، ان کے ساتھ انصاف، خواتین کے وراثتی حقوق اور محتاج افراد کی مدد اس سورت کی نمایاں تعلیمات ہیں۔ قرآن کمزور افراد کے استحصال سے روکتا ہے اور طاقتور افراد کو ان کے حقوق ادا کرنے کی ذمہ داری دیتا ہے۔ اس طرح اسلامی تعلیمات معاشرے میں طاقت اور وسائل کے غلط استعمال کو روکنے کی کوشش کرتی ہیں۔تیسرے نتیجے کے مطابق سورۃ النساء کی تعلیمات موجودہ دور میں بھی انتہائی اہم ہیں۔ آج کے معاشرے میں خاندانی تنازعات، وراثتی ناانصافیاں، یتیموں کے حقوق کی خلاف ورزی اور کمزور طبقات کے استحصال جیسے مسائل موجود ہیں۔ اگر قرآن کی ان تعلیمات کو عملی زندگی میں نافذ کیا جائے تو خاندان میں محبت، معاشرے میں انصاف اور کمزور افراد کے لیے تحفظ پیدا کیا جا سکتا ہے۔

نتیجہ

آخر میں یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ سورۃ النساء والدین، رشتہ داروں اور کمزور طبقات کے حقوق کے حوالے سے ایک جامع اسلامی تصور پیش کرتی ہے۔ قرآن والدین کے ساتھ حسنِ سلوک، رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی، یتیموں کے مال کی حفاظت، خواتین کے وراثتی حقوق، مسکینوں کی مدد اور معاشرتی انصاف کو بنیادی اہمیت دیتا ہے۔ ان تعلیمات سے واضح ہوتا ہے کہ ایک اسلامی معاشرہ صرف عبادات پر قائم نہیں ہوتا بلکہ حقوق العباد کی ادائیگی بھی اس کی بنیادی ضرورت ہے۔ والدین کی خدمت خاندان کو مضبوط کرتی ہے، رشتہ داروں کے حقوق کی ادائیگی باہمی تعلقات کو مستحکم کرتی ہے اور کمزور طبقات کی حفاظت معاشرے میں عدل و مساوات کو فروغ دیتی ہے۔موجودہ دور میں سورۃ النساء کی تعلیمات پر عمل کرنا خاندانی اور معاشرتی مسائل کے حل کے لیے نہایت اہم ہے۔ خاص طور پر وراثتی حقوق، یتیموں کے تحفظ، خواتین کے حقوق اور ضرورت مند افراد کی مدد کے حوالے سے قرآن واضح رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ لہٰذا تعلیمی اداروں، خاندانوں، مذہبی مراکز اور معاشرتی تنظیموں کو ان تعلیمات کے بارے میں آگاہی پیدا کرنی چاہیے۔ اگر والدین کا احترام، رشتہ داروں سے حسنِ سلوک، یتیموں کی کفالت، خواتین کے حقوق اور کمزور طبقات کے تحفظ کو عملی زندگی کا حصہ بنایا جائے تو ایک ایسا معاشرہ تشکیل پا سکتا ہے جو عدل، رحم، مساوات، محبت اور انسانی وقار کی بنیاد پر قائم ہو۔

حوالہ جات

Ali, S., Sheraz, M. M., & Hussain, N. (2025). A doctrinal and qualitative critique of women's right to inheritance in the legal framework of Pakistan. Law and Social Policy, 7(1), 112–126.

Essop, F. (2026). Gender and Islamic inheritance law: Reassessing Quranic interpretations of women's inheritance rights. Mazahib, 25(1).

Firdaus, M. Z., Ubaidillah, M. M., & Hibatullah, M. M. H. (2026). Social transformation in Surah An-Nisa: A thematic study of the Qur'an on challenging the oppression of the weak. FOKUS Jurnal Kajian Keislaman dan Kemasyarakatan.

Haeruddin, H., Mahfudz, M., Damis, R., Sahib, M., & Malli, R. (2026). Marginalized groups in the Qur'an: A thematic study of the divine perspective of social justice. Jurnal Adabiyah, 25(2).

Jabeen, B., & Khan, S. A. (2026). Women's inheritance rights: A comparative study of Islamic law and British law. Al Basirah, 15(1).

Junaidi, J., Abdul Majid, L., & Nazri, M. A. (2023). Revisiting social justice: Exploring the Qur'anic paradigm in addressing contemporary challenges. Afkar: Jurnal Akidah dan Pemikiran Islam, 25(2), 153–192.

Malik, H. (2023). The trend of claiming right of inheritance among women in Lahore. Pakistan Perspective, 28(1).

Nisar, A., & Cusairi, R. M. (2025). Islamic inheritance rights for women in Pakistan: Exploring legal safeguards and social challenges. Journal of Islamic Thought and Civilization.

حوالہ جات

رحمی، صاحب، مزلفہ، اور مالی، روسلی۔2025) ء(۔ قرآن میں محروم اور کمزور طبقات :سماجی انصاف کے الٰہی تصور کا موضوعاتی مطالعہ۔ جرنل ادبیہ، 25(2)۔

جُنیدی، جولیانہ، عبدالمجید، لطیفہ، اور نذری، محمد عارف۔2023) ء(۔ سماجی انصاف کا ازسرِنو جائزہ :معاصر مسائل کے حل میں قرآنی تصور اسلامی، 25(2)،192–153 ۔

حسین، حافظ سجاد، ابوبکر، حافظ محمد، اور عباس، محمد۔2026) ء(۔ پاکستان میں خواتین کے حقِ وراثت :اسلامی حکم اور ثقافتی عمل کے درمیان فاصلہ۔ دی اسٹڈی آف ریلیجن اینڈ ہسٹری،(1)4 ۔

حسین، نوید، ادریس، راؤ قاسم، اور شاہد، علی۔2026) ء(۔ پاکستان میں خواتین کا حقِ وراثت :قانونی فریم ورک اور سماجی و قانونی چیلنجز۔ پاکستان جرنل آف سوشل سائنس ریویو،(2)5 ،87–75 ۔

زبیری، سارہ، عارفہ، فاطمہ ناز، اور سنسیٹو، ارم۔2025) ء(۔ اسلام میں الٰہی انصاف اور صنفی مساوات :وراثت اور خواتین کی گواہی کا قرآنی تجزیہ۔ البیان :جرنل آف قرآن و تفسیر اسٹڈیز،(1)10 ۔ حیرالدین، حسن، محفوظ، محسن، دامس

صالح، میاں محمد۔2025) ء(۔ پاکستان میں خواتین کے حقِ وراثت :قانونی تحفظ کے باوجود نفاذ میں رکاوٹیں۔ اکیڈمیا انٹرنیشنل جرنل فار سوشل سائنسز۔

فردوس، محمد زبیر، عبیداللہ، محمد محسن، اور ہبت اللہ، محمد محسن حمید۔2026) ء(۔ سورۃ النساء میں سماجی تبدیلی :کمزور طبقات پر ظلم کے خلاف قرآنی تعلیمات کا موضوعاتی مطالعہ۔ فوکس جرنل آف اسلامک اسٹڈیز اینڈ سوشل ریسرچ۔

القرآن الکریم۔ سورۃ النساء، آیات176–1 ، بالخصوص آیات2 ،6 ،7 ،8 ،9 ،10 ،11 ، 36 اور127 ۔

قرآنِ مجید۔ سورۃ النساء، آیات176–1 ، بالخصوص آیات2 ،6 ،7 ،8 ،9 ،10 ،11 ، 36 اور127 ۔

ملک، حمیرا۔2023) ء(۔ لاہور میں خواتین کے حقِ وراثت کے دعوے کا رجحان۔ پاکستان پرسپیکٹو،(1)28 ۔